”ہر صحابی نبی، جنتی جنتی“ کا نعرہ لگانا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Gul 2088

تاریخ:17-12-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل ایک نعرہ لگایا جاتا ہے: ”**ہر صحابی نبی جنتی جنتی**“ حالانکہ ایک جنگ کے موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایک شخص کی شہادت کی خبر دی گئی، تو آپ نے فرمایا: ”الی النار“یعنی وہ تو دوزخی ہے۔ سوال یہ ہے کہ جب اس طرح کی حدیث پاک موجود ہے، تو پھر یہ نعرہ:”**ہر صحابی نبی جنتی جنتی**“ لگانا کیسے درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی شان و عظمت بہت زیادہ ہے اور ان کے فضائل سے قرآن و حدیث مالا مال ہیں۔ کئی آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ سے ان کا جنتی ہونا ثابت ہے، لہٰذا یہ نعرہ لگانا”**ہر صحابی نبی جنتی جنتی**“ بالکل درست اور قرآن و حدیث کے عین مطابق ہے۔ سوال میں جس شخص کا تذکرہ کیا گیا ہے، یہ ایک منافق اعتقادی تھا، جو مسلمان بن کر چھپا ہوا تھا، جس کے نفاق کو ظاہر کرتے ہوئے اس موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے وعید بیان کرتے ہوئے اس کے انجام کو بیان فرمایا۔

اللہ عزوجل صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان بیان کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے:﴿ لَا یَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓىٕكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾

ترجمہ کنزالایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا۔ وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ **(پارہ27، سورہ حدید، آیت10)**

اس آیتِ کریمہ کے تحت امام اہلسنت امام الہدی امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:”ای وعد اللہ لکلا الفریقین من انفق قبل الفتح وبعدہ الجنۃ والثواب الحسن“یعنی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دونوں گروہوں یعنی جنہوں نے فتح مکہ سے قبل اور بعد خرچ کیا، ان سے جنت اور اچھے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔

(تفسیر ماتریدی، جلد9، صفحہ519، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اس آیتِ کریمہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تفسیر سمرقندی میں ہے:”معناہ وعد اللہ کلا الحسنی یعنی الجنۃ“یعنی آیت کریمہ کا معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام سے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

(تفسیر سمرقندی، جلد3، صفحہ382، دار الفکر، بیروت)

اس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر ارشاد العقل السلیم میں ہے:"ای المثوبۃ الحسنی وھی الجنۃ" یعنی (اللہ عزوجل نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ) اچھے ثواب یعنی جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔ (ارشاد العقل السلیم، جلد5، صفحہ274، ریاض)

اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر کبیر میں ہے:"وفیہ مسائل: المسئلہ الاولیٰ: ای و کل واحد من الفریقین وعد اللہ الحسنی ای المثوبۃ الحسنی وھی الجنۃ مع تفاوت الدرجات" یعنی اس آیت کریمہ میں کئی مسائل بیان ہوئے ہیں۔ ان میں سے پہلا مسئلہ یہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دونوں گروہوں کے ساتھ اللہ عزوجل نے عمدہ اجر یعنی جنت کا وعدہ فرمایا ہے ہاں درجات ضرور مختلف ہوں گے۔ (تفسیر کبیر، جلد29، صفحہ220، بیروت)

یہی آیت کریمہ لکھنے کے بعد صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"توجب اس نے ان کے تمام اعمال جان کر حکم فرمادیا کہ ان سب سے ہم جنت بے عذاب و کرامت وثواب کا وعدہ فرماچکے، تو دوسرے کو کیا حق رہا کہ ان کی کسی بات پر طعن کرے۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ1، صفحہ255، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہار شریعت میں ہے:"تمام صحابہ کرام اعلیٰ وادنی (اور ان میں ادنی کوئی نہیں) سب جنتی ہیں۔ وہ جہنم کی بھنک نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی من مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے۔"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ1، صفحہ254، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضائل میں بے شمار احادیث مبارکہ بھی موجود ہیں۔

چنانچہ ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:" سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یقول لا تمس النار مسلما رانی "یعنی جس مسلمان نے مجھے دیکھا، اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔

(سنن الترمذی، جلد2، صفحہ705، حدیث3826، لاھور)

اس حدیث پاک کے تحت فیض القدیر میں ہے:"(لا تمس النار) ای نار جھنم" یعنی آگ کے نہ چھونے سے مراد یہ ہے کہ انہیں جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔ (فیض القدیر، جلد6، صفحہ547، تحت الحدیث9867، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت مراۃ المناجیح میں ہے:"یعنی جس نے بحالت ایمان مجھے دیکھا اور ایمان پر ہی اس کا خاتمہ ہوا، وہ دوزخ سے محفوظ رہے گا۔۔ خیال رہے کہ سارے صحابہ جنتی ہیں، مگر عشرہ مبشرہ وہی ہیں، جنہیں ایک حدیث نے جمع فرمایا، ورنہ سارے صحابہ جنتی ہیں۔" (مراۃ المناجیح، جلد8، صفحہ287، مطبوعہ لاھور)

رہی بات اس حدیث پاک کی جس کے متعلق سوال کیا گیا ہے، تو بلاشبہ اس طرح کی حدیث پاک موجود ہے، جس میں ایک شخص کے انتقال کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"الی النار" یعنی وہ تو دوزخی ہے۔ اس حدیث پاک کی

شرح بیان کرتے ہوئے محدثین کرام نے بیان فرمایا کہ جس شخص کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دوزخی ہونے کا فرمایا، وہ صحابی نہیں، بلکہ منافق تھا۔

بخاری شریف میں ہے: ”عن ابی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال شهدنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و آله وسلم خیبر فقال لرجل ممن یدعی الاسلام ”هذا من اهل النار“ فلما حضر القتال قاتل الرجل قتالا شديدا فاصابته جراحة فقيل يا رسول اللہ ! الذی قلت انه من اهل النار فانه قد قاتل اليوم قتالا شديدا وقد مات فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و آله وسلم الى النار قال فكاد بعض الناس ان يرتاب فبينما هم على ذلك اذ قيل لم يمت ولكن به جراحا شديدا فلما كان من الليل لم يصبر على الجرح فقتل نفسه فاخبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه واله وسلم بذلك فقال: اللہ اکبر اشهد انی عبد اللہ ورسوله ثم امر بلالا فنادى بالناس انه لا يدخل الجنة الا نفس مسلمة وان اللہ ليويد هذا الدين بالرجل الفاجر “یعنی: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: ہم غزوہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے، تو آپ نے ایک شخص کے متعلق جو اسلام کا دعوی کرتا تھا، فرمایا کہ یہ دوزخی ہے۔ پھر جب لڑائی شروع ہوئی، تو اس شخص نے بہت زور وشور سے جنگ کی۔ اس دوران اسے زخم پہنچا، تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عرض کیا گیا کہ جس شخص کے دوزخی ہونے کا فرمایا تھا، اس نے تو آج بہت شدید قسم کی لڑائی کی یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخی ہے۔ قریب تھا کہ بعض لوگ یہ سن کر شک میں پڑ جاتے کہ بتایا گیا وہ نہیں مرا، بلکہ اسے سخت زخم پہنچے تھے، جب رات ہوئی، تو وہ صبر نہ کر سکا اور اپنے آپ کو قتل کر دیا۔ اس کی خبر نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دی گئی، تو آپ نے فرمایا: اللہ اکبر! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، پھر حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوں گے اور اللہ عزوجل اپنے اس دین کی مدد کسی فاجر شخص سے بھی کروالیتا ہے۔ **(الصحیح للبخاری، صفحہ413، حدیث3062، مطبوعہ ریاض)**

اس حدیث پاک کے تحت عمدۃ القاری میں ہے: ”اسمه قزمان وهو معدود فی المنافقين “یعنی اس شخص کا نام قزمان تھا اور اس کا شمار منافقین میں ہوتا تھا۔ **(عمدۃ القاری، جلد14، تحت الحدیث2898، صفحہ253، بیروت)**

اس حدیث پاک کے تحت عمدۃ القاری میں ہے: ” قوله الا نفس مسلمة یدل على ان الرجل قد ارتاب وشك حين اصابته الجراحة “یعنی حدیث پاک کے یہ الفاظ ”جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوگا“ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ جب اس شخص کو زخم پہنچا تھا، تو یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق شک وشبہ میں مبتلا ہو گیا تھا۔

(عمدۃ القاری، جلد14، صفحہ426، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت ارشاد الساری میں ہے: ”اسمه قزمان الظفری وهو معدود فی جملة المنافقين “یعنی اس شخص کا نام قزمان ظفری تھا اور وہ منافقین کے گروہ میں شامل تھا۔ **(ارشاد الساری، جلد5، صفحہ176، مصر)**

اسی طرح کی حدیث پاک کے تحت ارشاد الساری میں مزید ایک مقام پر ہے: "لنفاقه باطنا "یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے باطنی طور پر منافق ہونے کی وجہ سے دوزخی فرمایا تھا۔ **(ارشاد الساری، جلد6، صفحہ362، مصر)**

اس حدیث پاک کے تحت شرح الزرقانی میں ہے: "قال المهلب هذا الرجل ممن اعلمنا صلی اللہ تعالیٰ علیه و آله وسلم انه نفذ عليه الوعيد من النفاق "یعنی مہلب کہتے ہیں: یہ شخص ان لوگوں میں سے تھا جن کے متعلق رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتادیا کہ ان کے نفاق کی وجہ سے ان پر یہ وعید نافذ ہوگئی۔

(شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية، جلد3، صفحہ262، بیروت)

اس حدیث پاک کے تحت نزہۃ القاری میں ہے: "ابتدا میں جو فرمایا: "لرجل يدعى الاسلام" اور اخیر میں جو منادی کرائی گئی، اس سے بظاہر یہ متبادر ہوتا ہے کہ یہ حقیقت میں مسلمان نہ تھا۔(اس کے بعد مفتی صاحب علیہ الرحمۃ نے ثابت کیا کہ لفظ فاجر، کافر کے لیے بھی بولا جاتا ہے، لہٰذا) اس حدیث میں بھی فاجر سے اگر کافر مراد لیا جائے، تو کوئی استبعاد نہیں۔"

(ملتقط از نزھۃ القاری، جلد4، صفحہ173، فرید بک سٹال، لاهور)

اس حدیث پاک کے تحت تفہیم البخاری میں ہے: "سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد کہ: "**جنت میں مسلمان ہی داخل ہوں گے**" سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جوان مرد جب شدید زخمی ہوگیا تھا، تو اس نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدق میں شک کرلیا تھا اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے باطنی کفر کو جانتے تھے۔"

(تفہیم البخاری، جلد4، صفحہ442، مطبوعہ فیصل آباد)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

01جمادی الاولیٰ1442ھ/17دسمبر2020ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے